بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۲ | ۱۸ ظہور ۱۳۲۷ ہش | ۱۲ شوال ۱۳۶۷ھ | ۱۸ اگست ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۸۶

مودودی صاحب کے فتوے کشمیر کے متعلق

مسلمانان کشمیر کا اضطراب

لاہور ۱۷ اگست چودھری عبدالکریم جو مسلم لیگ کے ایک ممتاز و پر خلوص کارکن ہیں۔ حال ہی میں محاذ کشمیر سے واپس آئے ہیں ایک نامہ نگار نے ان سے ملاقات کی۔ چنانچہ دوران گفتگو میں چودھری صاحب مذکور نے بتایا کہ آزاد فوجوں میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے اس فتویٰ سے بڑا غم و غصہ پھیلا ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ پاکستانی مسلمانوں کو کشمیر کی جنگ آزادی میں ہرگز کوئی حصہ نہ لینا چاہیئے۔

شیخ عبداللہ اس فتوے سے پورا پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں اور تحریر و تقریر اور ریڈیو سے برابر یہ پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ مجاہدین کشمیر اس فتوے کی رُو سے لٹیرے اور ڈاکو ہیں۔ اور لوگوں کو متاثر کیا جا رہا ہے کہ وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کریں۔ اس فتوے کا ذکر کرتے ہوئے ایک مجاہد نے کہا کہ حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ وہ موقع محل کی نزاکت پہچاننے اور اس قسم کے پانچویں کالم والوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کرے۔ اس نے کہا کہ اگر اس قسم کا فتویٰ جمعیت العلماء ہند نے دیا ہوتا تو کوئی بات نہ تھی۔ اور اس کا اثر بھی نہ ہوتا۔ کیونکہ وہ تو ہمیشہ سے ہی کانگرس کے گن گاتے رہے ہیں لیکن مُلّا مودودی کا فتویٰ کچھ نہ کچھ اہمیت تو رکھتا ہے کیونکہ وہ پاکستان میں ہیں۔ اور اس طرح پنڈت نہرو کے ہاتھ اور مضبوط کرتا ہے۔

مجاہد مذکور نے کہا مسلمان بڑے کڑے دور سے گذر رہے ہیں اور اگر ہم کو پاکستان بنانا ہے تو ایسے لوگوں سے ہمیں بچنا چاہیئے۔

اتحادی کمیشن کے فوجی وفد نے آزاد کشمیر کا دورہ مکمل کر لیا

وفد واپس کراچی آ رہا ہے

کراچی ۱۷ اگست۔ ہندوستان و پاکستان کمیشن کے اس فوجی وفد نے جو گذشتہ ایک ہفتے سے آزاد کشمیر گیا ہوا تھا۔ اپنا دورہ ختم کر لیا ہے۔ امید ہے آج شام تک وہ واپس کراچی پہنچ جائے گا۔ پہلے وفد نے ارادہ کیا تھا کہ آزاد کشمیر سے سیدھا ہی دہلی جائے۔ لیکن اب اس نے پہلے کراچی آنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کمیشن کے صدر ڈاکٹر لوزانو اور ارجنٹائن کے نمائندے جمعرات کو نئی دہلی جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ ممبران نئی دہلی روانہ ہونے سے قبل حکومت پاکستان کے نمائندوں سے ملاقات کر کے کشمیر میں جنگ بند کرنے کی تجاویز کے متعلق ان کی رائے معلوم کرنے کی کوشش کریں گے۔

ناکارہ اور بنجر زمینوں کا انچ انچ زیر کاشت لایا جائے گا

ہائیڈرو الیکٹرک سکیموں کے مکمل ہو جانے پر بجلی نہایت سستے نرخ پر مہیا کی جائیگی

لاہور ۱۷ اگست۔ مغربی پنجاب کے وزیر مالیات میجر مبارک علی شاہ نے کہا ہے کہ جب ہائیڈرو الیکٹرک کی تمام سکیمیں مکمل ہو جائیں گی۔ تو کارخانوں کو ضروری مقدار میں بجلی مہیا کی جا سکیگی۔ اور کاشتکار بھی اپنی ضروریات کے لئے نہایت سستے نرخ پر بجلی حاصل کر سکیں گے۔ رسول سکیم کے سلسلے میں آپ نے بتایا کہ حکومت باہر سے مشینیں منگوا رہی ہے۔ جو امید ہے بہت جلد پہنچ جائینگی۔ رسول سکیم کے علاوہ آپ نے پانچ مزید سکیموں کا ذکر بھی فرمایا۔ زراعت کو ترقی دینے کے سلسلے میں آپ نے بتایا کہ حکومت سر توڑ کوشش کر رہی ہے کہ تمام ناکارہ اور بنجر زمینوں کو کاشت کے قابل بنا دیا جائے تا ایسی ایک ایک انچ زمین کو زیر کاشت لایا جا سکے۔ تھل پراجیکٹ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اس کے مکمل ہو جانے پر ۱۵ لاکھ ایکڑ زمین تیار ہو جائیں گی۔ اور اس پر دو لاکھ سے زیادہ مہاجرین کو آباد کیا جا سکے گا۔

—— لاہور ۱۷ اگست محکمہ بحالیات و آبادکاری مغربی پنجاب و صوبہ سرحد ۲ لٹن روڈ لاہور کے دفتر کے اوقات ۱۶ اگست سے صبح ۱۰ بجے صبح سے ۵ بجے بعد دوپہر تک کر دئے گئے ہیں۔

مسٹر چیٹی کا استعفیٰ منظور ہو گیا

نئی دہلی ۱۷ اگست حکومت ہند کے ایک سرکاری اعلان سے اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ ہندوستان کے وزیر خزانہ مسٹر شنمکھم چیٹی نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے اور یہ کہ استعفیٰ منظور بھی کر لیا گیا ہے فی الحال ان کے عہدے کا چارج کیبنٹ کے ایک اور رکن مسٹر کے سی نیوگی کے سپرد کیا گیا ہے۔

رتن باغ کے قریب کوئلہ کا نیلام

لاہور ۱۷ اگست ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ رتن باغ لاہور کے قریب پٹیالہ ہاؤس میں ۳۰۰ من لکڑی کا کوئلہ پڑا ہے ڈسٹرکٹ سول کنٹرولر ۲۴ اگست کو ۱۰ بجے صبح اس کوئلے کا عام نیلام کرینگے قیمت نقدی جائیگی

مغربی پنجاب و سرحد کی مشترکہ کانفرنس

لاہور ۱۷ اگست۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مغربی پنجاب اور سرحد میں مشترکہ ہائیڈل الیکٹرک سسٹم کے سلسلے میں مشترکہ لائحہ عمل تیار کرنے اور اس وقت تک کئے گئے کام پر غور کرنے کیلئے کراچی میں دونوں صوبوں کے اعلیٰ حکام کی کانفرنس ۲۰ اگست کے لگ بھگ منعقد ہوگی۔ جس میں مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان افتخار حسین خان کی شمولیت کی توقع ہے

(نامہ نگار خصوصی)

سینما الاٹمنٹ کی جانچ پڑتال

لاہور ۱۷ اگست مغربی پنجاب میں سینما الاٹمنٹ کی جانچ پڑتال کرنے والی کمیٹی صوبہ بھر میں سینماؤں کی الاٹمنٹ پر دوبارہ غور کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں کمیٹی نے عوام کو دعاوی اور اعتراضات پیش کرنے کا موقع دے رکھا ہے اعتراضات کے ساتھ مناسب ثبوت بھی موجود ہونا چاہیئے۔ ۳۱ اگست کے بعد آنے والے کسی دعوے یا اعتراض پر غور نہیں کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں تمام خط و کتابت سید نور احمد ڈائرکٹر محکمہ تعلقات عامہ و سیکرٹری سینما الاٹمنٹ چیکنگ کمیٹی سول سیکرٹریٹ لاہور کے نام کی جائے

مچھلیاں بڑھانے کی سکیموں پر غور و خوض

لاہور ۱۷ اگست محکمہ زراعت مغربی پنجاب کے مچھلیوں سے متعلقہ صیغہ نے ۸ مختلف شہروں میں دکانیں کھول دی ہیں۔ جہاں تازہ مچھلی فروخت کی جاتی ہے نیز مچھلیوں کی پیدائش اور استعمال بڑھانے کی مہم کے سلسلے میں ہے تقسیم کے بعد اس صوبے میں مچھلیوں کے تھوڑے سے مرکز اور فارم رہ گئے تھے اب مختلف مرکزوں میں مختلف علاقوں سے جمع کئے ہوئے انڈے رکھے جا رہے ہیں تاکہ مچھلیوں کی پیدائش میں اضافہ ہو۔ اس محکمہ کی طرف سے مچھلیوں کے ذخیرے جمع کرنے کی ایک سکیم بھی تیار کی گئی ہے اس سلسلے میں صوبے کے تمام دریاؤں کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

کشمیر میں عبداللہ گورنمنٹ کی نرالی چالیں

کشمیر کمیشن کو دھوکا دینے کی سازش

کوئٹہ ۱۷ اگست مشہور قومی کارکن مسٹر منور کاشمیری نے کشمیر سے واپسی پر ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ جب کشمیر کمیشن کی ہراول پارٹی انڈین یونین کے علاقہ میں گئی۔ تو عوام کو ان کے پاس جانے سے روک دیا گیا۔ اور جب بھی کمیشن کے ممبران نے کسی قومی لیڈر سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ تو انتہائی عیاری اور چالاکی سے اپنے زرخرید اور نام نہاد لیڈروں کو ان کی جگہ پیش کر دیا گیا۔ جنہوں نے کمیشن کے سامنے عبداللہ گورنمنٹ کے گن گائے۔ اور کشمیر کے ہندوستان کے ساتھ الحاق پر زور دیا۔ لیکن کشمیری شیخ عبداللہ کی ایسی حرکتوں سے سخت بیزار ہو چکے ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ استصواب رائے کا فیصلہ پاکستان کے حق میں ہی ہو گا۔ (نامہ نگار خصوصی)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی (پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر رتن باغ لاہور سے شائع کیا گیا)

روزنامہ الفضل
۱۸ اگست ۱۹۴۸ء

لارڈ مونٹ بیٹن کا ناپاک اقدام

حکومت میسور نے سری رنگا پٹنم
سوامی نامی مندر واقعہ سری رنگا پٹنم متصل میسور کے
پجاریوں کو معزول کر دینے کی ہدایت دی ہے
کہ ان پجاریوں نے مندر کے اندرونی حصہ
کو لارڈ اور لیڈی مونٹ بیٹن کے ۲۳ اپریل
۱۹۴۸ء کے ملاحظہ کے بعد بند کر رکھا
تھا۔ مندر بند رکھنے کی وجہ یہ تھی کہ ایک
غیر ہندو کے داخلہ کی وجہ سے یہ ناپاک
ہو گیا تھا۔

لارڈ مونٹ بیٹن نے ہند سے رخصت
ہوتے وقت ہند کی اتنی تعریف کی تھی کہ شاید
آج تک کسی برطانوی گورنر جنرل نے اس کی تعریف
نہیں کی۔ ابھی کل ہی لنڈن میں البرٹ ہال
میں آزادئ ہند کی سالگرہ کی تقریب پر لارڈ
مونٹ بیٹن نے ہند اور اس کے لیڈروں کی
تعریف میں اتنا مبالغہ کیا ہے۔ کہ ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ شاید لارڈ مونٹ بیٹن نے اپنی
زندگی میں ہند جیسا اچھا ملک اور ہندی لیڈروں
جیسے عالی دماغ اور نیک دل پہلی دفعہ ہی
دیکھے ہیں۔ آپ اس ملک کی تعریف میں
رطب اللسان ہیں جہاں ابھی تک ایسے
لوگ بکثرت آباد ہیں کہ جن کی عبادت گاہ
پر آپ کا سایہ بھی پڑ جائے۔ یا جن کی زمین پر
آپ کا قدم بھی پڑ جائے۔ تو وہ ناپاک
ہو جاتی ہے۔ اور جب تک خاص رسومات
ادا کر کے اسکو پاک نہ کیا جائے پاک نہیں
ہو سکتی۔ ایسے لوگوں کے نزدیک لارڈ
مونٹ بیٹن اور ایک بھنگی برابر ہیں۔ لارڈ
موصوف کو معلوم ہونا چاہیئے کہ آپ تو خیر
اس ملک میں ایک اجنبی تھے خود بھارت ماتا
کے پیٹ سے پیدا شدہ نیس پینتیس کروڑ انسان
یہاں ایسے آباد ہیں کہ جن کا سایہ ان لوگوں
کے نزدیک [illegible] میں آپ حکومت
کی باگ ڈور سونپ کر واپس انگلینڈ تشریف
لے گئے ہیں۔ اتنا ہی پلید اور ناپاک ہے
جتنا کہ خود لارڈ مونٹ بیٹن کا سایہ بلکہ
اس سے بھی کہیں زیادہ

لارڈ مونٹ بیٹن کے ساتھ ہند کے
سربرآوردہ لوگوں نے حسن سلوک کا جو مظاہرہ
کیا ہے اس کا شکریہ آپ پر واجب تھا
اور آپ نے دل کھول کر اس حسن سلوک کی
داد دی ہے۔ آپ نے ہند کی جو خدمات کی
ہیں اس کی داد آپ کو
"من ترا حاجی بگویم تو مرا ملا بگو"
کے لحاظ سے کافی بلکہ وافی مل چکی ہے۔ اگر
آپ نے پنڈت نہرو کی دوستی کا حق ادا کیا
ہے۔ تو پنڈت جی نے بھی تو پورا پورا اس
کا جواب دیا ہے۔ جو کچھ پہلے برطانوی گورنر
جنرل ہندیوں کی خلاف مرضی یہاں سے لے
جاتے رہے ہیں۔ وہ بلکہ اس سے کئی گنا
زیادہ پنڈت نہرو اور آپ کے ساتھیوں نے
خوشی سے لارڈ مونٹ بیٹن کی جھولی میں ڈالا ہے
اور ایک چیز یعنی ہند کے خیر خواہوں کی
جاودانی خوشنودی تو ایسی ہے۔ کہ آج تک
دنیا میں کسی ملک کے غیر ملکی گورنر جنرل کو
محکوموں کی طرف سے کبھی نہیں دی گئی۔ وہ
صرف لارڈ موصوف ہی کو حاصل ہوئی ہے۔
اگر پنڈت نہرو کے بھائی بند چند سرپھرے
پجاری لارڈ موصوف کے سایہ کو بھی ناپاک
سمجھتے ہیں تو اس سے کیا ہوتا ہے۔ اور لارڈ
موصوف پر اس کا کیا اثر ہو سکتا ہے انہوں
نے تو ہندی تسخیر کرنا تھی سو کر لی۔ اب یہ
پجاری خواہ اسکو بند رکھیں پاک کریں یا کچھ
اور۔ آپ کو اس سے کچھ نقصان نہیں پہنچتا
آپ تو سب کی نظروں میں ہر دلعزیز ہیں۔

لیکن اگر لارڈ موصوف تھوڑا سا غور فرمائیں
اور ان کروڑوں انسانوں کی حالت کا اندازہ
کریں۔ جو صدیوں سے اس ذلت کو برداشت
کرتے چلے آئے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنے آپکو
دنیا کی ذلیل ترین چیز سمجھنا ان کی فطرت
میں داخل ہو گیا ہے۔ جو مندر کے اندر یا باہر
تو کیا اس راستے سے بھی نہیں گزر سکتے
جس راستہ میں پنڈت نہرو کے بھائی بندوں
کی عبادت گاہ واقع ہو۔ تو یقیناً وہ ہند
کی ترقیوں کا راگ اس شوق و ذوق سے نہ
چھیڑیں۔ اگر لارڈ موصوف یہ محسوس کر سکتے کہ
انہوں نے ایک ایسی اقلیت کے ہاتھ میں
ہند کی قسمت دے دی ہے۔ جس نے صدیوں
سے اکثریت کو حیوانوں کے درجہ سے بھی
نیچے گرا رکھا ہے۔ تو وہ خوش ہونے کی بجائے
مغموم ہوتے۔ لیکن آپ کے لئے خوشی و غم
کی یہ وجہ فضول ہے۔ آپ کے پیش نظر
تو صرف اپنا اور برطانیہ کا مفاد ہے۔ جو لوگ
صدیوں میں اپنی حالت آپ درست نہیں کر سکے
ان کے غم میں گھلنا کہاں کی عقلمندی ہے

جو بڑھ کر خود اٹھا لے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے

دھمکی

مسٹر پٹابھائی سیتا رامیہ
نے اپنی ایک تحریر میں جو سٹیٹسمین میں شائع
ہوئی ہے۔ ہند اور برطانیہ کے تعلقات پر
ریاست حیدر آباد کے معاملات کی روشنی میں
تبصرہ کیا ہے۔ آپ نے برطانیہ پر یہ الزام
لگایا ہے۔ کہ اس نے آزادی تفویض کرتے
وقت ریاستوں کے معاملہ میں ایک ایسے
اصول کو بیان کر دیا ہے۔ جس سے اب حیدر آباد
فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ برطانوی
راج کے اختتام پر ریاستوں کی تمام ذمہ داریاں
ریاستوں کی طرف عود کر جائیں گی۔

مسٹر پٹابھائی سیتا رامیہ کا خیال ہے کہ
برطانیہ کو چاہیئے تھا کہ آزادی کے وقت
ریاستوں کے اونٹ کی نکیل انڈین یونین کے
ہاتھ میں دے دی جاتی۔ تاکہ آج حیدر آباد
شتر بے مہار ہو کر کھلا نہ پھرتا۔

آپ نے نہایت ہنرمندی کے ساتھ اپنی تحریر
کے آخر میں برطانیہ کو دولت مشترکہ سے الگ
ہو جانے کی دھمکی بھی دے دی ہے۔ آپ نے
کہا ہے کہ ہند آئین ساز اسمبلی مکمل آزادی
کی تجویز تو پاس کر ہی چکی ہوئی ہے۔ اب برطانیہ
کو سوچنا چاہیئے کہ اگر وہ حیدر آباد کے معاملہ
میں ہمارا ساتھ نہ دیگا تو ہم برطانوی دولت
مشترکہ کو آسانی سے لات مار دینگے۔ ورنہ دوسری
صورت میں کم از کم ایسے تعلقات تو قائم کئے
جا سکتے ہیں۔ جیسا کہ مثلاً آئرلینڈ کے لوگ
سوچ رہے ہیں۔ یعنی برطانیہ کے ساتھ خفیف
سا تعلق رہ جائے۔ برطانیہ کے موجودہ حالات
کے مطابق یہ تعلق بھی با غنیمت ہے۔ اور
اتنے تعلق کی قیمت اسکو یہ ادا کرنی چاہیئے۔
کہ ہند حیدر آباد کے معاملہ کو اندرونی معاملہ
کے طور پر فوجی کارروائی سے درست کر سکے
اور اقوام متحدہ کی مجلس اس میں دخل نہ دے۔

اس میں مسٹر پٹابھائی سیتا رامیہ نے تو اس
دھمکی کا اعادہ محض یاد دہانی کے لئے کیا ہے۔
ورنہ برطانیہ کی لیبر حکومت تو پہلے ہی اسی
دھمکی کے زیر اثر آ چکی ہوئی ہے۔ اور تقسیم
ہند سے لے کر آج تک اسی تار پر رقص
کر رہی ہے۔

یہ واضح ہے کہ لیبر حکومت برطانیہ کے
موجودہ حالات کے پیش نظر اور محض اپنے
مفاد کی خاطر ہندی ناجائز تجاوزی پالیسی کی تائید
کرتی چلی جا رہی ہے۔ اور ان بے گناہ خون کے
چھینٹے اپنے دامن پر بھی خوشی سے منظور
کر رہی ہے۔ جو حکومت ہند اپنی طاقت کے
نشہ میں بہانے سے دریغ نہیں کر رہی۔ ہند اور
برطانیہ کے لئے اس سے کیا نتائج پیدا ہونگے
ابھی مستقبل کے نہاں خانہ میں پوشیدہ ہیں۔

سرخ پوش

پاکستان بن جانے
کے بعد چاہیئے تو
یہ تھا کہ تمام پاکستان کی مسلمان جماعتیں خواہ
وہ پہلے پاکستان کے کتنا ہی خلاف کیوں نہ
تھیں اپنا لائحہ عمل تبدیل کر دیتیں۔ اور اس
نئے اور سب سے بڑے اسلامی ملک کی تعمیر
کے لئے ہمہ تن مصروف ہو جاتیں۔ لیکن افسوس
ہے کہ ایک سال گزر جانے کے بعد بھی ابھی
تک یہاں ایسی جماعتیں اور افراد موجود ہیں جو
بظاہر تو پاکستان کی وفاداری کا دم بھرتی ہیں
لیکن درحقیقت پاکستان کے خلاف کام کر رہی
ہیں۔

ایسی جماعتوں کو پہچاننا کچھ بھی مشکل نہیں
ہے۔ ان افراد کو چھوڑ کر جو موجودہ وزارت
سے ذاتی پرخاش کی وجہ سے اس پر سخت نکتہ چینی
کرتے ہیں۔ آپ ایسے لوگ بھی بڑی تعداد
میں دیکھیں گے۔ کہ جو ان لوگوں کی حمایت کرنے
کے لئے فوراً آمادہ ہو جاتے ہیں۔ جن کے
خلاف حکومت ان کی بے راہ روی کی وجہ
سے سخت اقدام کر لیتی ہے۔ اور جن کے خلاف
غدارانہ جدوجہد کے ثبوت مہیا ہو چکے ہیں
یہ فرقہ خان عبدالغفار خان کی حمایت بھی کرتا ہو۔
لیکن اس انداز سے کہ سننے والے یہ سمجھیں
کہ ایسے لوگوں کی حمایت محض پاکستان کی ہمدردی
کی وجہ سے کی گئی ہے۔ پاکستان میں غدار
عنصر موجود ہے۔ اس کا ثبوت کافی اور وافی
مل چکا ہے۔ سرحد میں سرخپوشوں نے جو
مخالفانہ روش اختیار کر رکھی ہے۔ اس کی
تصدیق ان واقعات سے ہوتی ہے۔ جو
حال ہی میں تحصیل چارسدہ میں ظہور پذیر ہوئے
ہیں۔

یہ کہ سرخ پوش دشمنان پاکستان کے
اشاروں پر ناچ رہے ہیں۔ اس امر کی تصدیق
اس سے بھی ہوتی ہے۔ کہ تمام ہندی اخبارات
ان کی حمایت میں لکھ رہے ہیں۔ اگر سرخپوش
بدنیت نہیں ہیں۔ تو یہ ہندی اخبارات یقیناً
اسکے نادان دوست ہیں۔ جو ان کی حمایت کر کے
ان کے خلاف شبہات کو اور بھی مضبوط بنا
رہے ہیں۔

دعائے مغفرت

میرا لڑکا عزیزم سید مسعود احمد ۱۲-۸-۴۸ کو صبح
۷ بجے بعمر ۲۰ سال وفات پا گیا انا للہ و انا
الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت
فرمائیں۔ خاکسار سید محمد شفیع سیدانوالی ضلع

صحابی کی تعریف کے متعلق ایک دوست کے چار سوالات

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

چند دن ہوئے میں نے الفضل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کے متعلق دعا کی تحریک شائع کی تھی۔ اور اپنے اس نوٹ میں ضمناً صحابی کے لفظ کی تین تعریفیں بھی درج کی تھیں۔ ایک وہ جس میں وسیع دائرے کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ دوسرے وہ جو تنگ دائرے پر مشتمل ہے۔ اور تیسرے ان دونوں کے بین بین کی تعریف۔ اور میں نے لکھا تھا کہ موجودہ حالات میں ہمارے لئے بین بین کی تعریف زیادہ مناسب ہے۔ اپنے اس نوٹ میں میں نے یہ بھی اشارہ کر دیا تھا کہ ان تین تعریفوں پر ہی حصر نہیں۔ بلکہ ان کے علاوہ صحابی کے لفظ کی اور بھی تعریفیں ہو سکتی ہیں۔ اور عملاً کی گئی ہیں میرے اس مضمون پر ایک دوست نے چار سوالات لکھ کر بھیجے ہیں۔ اور مجھ سے خواہش کی ہے۔ کہ میں ان سوالوں کا جواب دوں۔ سو میں اپنے علم کے مطابق نہایت اختصار کے ساتھ اس دوست کے سوالوں کے جواب درج ذیل کرتا ہوں:۔

(۱) پہلا سوال یہ ہے کہ صحابی کی تعریف میں جو یہ الفاظ آتے ہیں کہ "رسول کو دیکھا ہو یا آپ کا کلام سنا ہو" ان الفاظ میں "یا" سے کیا مراد ہے؟ اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہیئے کہ یا کا لفظ اس لئے لکھا گیا ہے تاکہ اس تعریف میں ایسے لوگ بھی شامل ہو سکیں۔ جو مثلاً آنکھوں کی بینائی سے محروم ہوتے ہیں۔ اور رسول کو دیکھ نہیں سکتے۔ مگر اس کا کلام سنتے اور اسکی صحبت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی بعض ایسے مسلمان موجود تھے۔ جنہوں نے بوجہ نابینا ہونے کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا نہیں۔ مگر آپ کے کلام کو سنا اور آپ کی صحبت سے مستفید ہوئے مثلاً عبداللہ بن ام مکتوم ایک نابینا صحابی تھے۔ جن کا ذکر کئی جگہ حدیث اور اسلامی تاریخ میں آتا ہے اور خود قرآن شریف نے بھی سورۂ عبس میں ان کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابیوں میں حافظ محمد ابراہیم صاحب یا حافظ احمد جان صاحب پشاوری معروف بزرگ گزرے ہیں۔ جنہوں نے اپنی جسمانی کمزوری کی وجہ سے آپ کو دیکھا نہیں۔ مگر آپ کا کلام سنا اور عرصہ دراز تک آپ کی صحبت سے فائدہ اٹھایا۔ سو اس قسم کے معذوں کو صحابی کی تحریف میں شامل کرنے کے لئے یا کا لفظ لکھنا ضروری تھا۔ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ایک شخص نابینا تو نہ ہو مگر کسی مجلس میں یا کسی پبلک جلسہ میں وہ ایسے طریق پر شامل ہوا ہو۔ کہ اس نے رسول کا کلام تو سن لیا ہو۔ مگر کسی اوٹ وغیرہ کی وجہ سے یا فاصلہ کی دوری کی وجہ سے رسول کو دیکھ نہ سکا ہو۔ اس طبقہ کو شامل کرنے کے لئے بھی اس قسم کے الفاظ صحابی کی تعریف میں داخل کرنے ضروری ہیں کہ "یا آپ کا کلام سنا ہو" اسی طرح بعض اور امکانی صورتیں بھی ہو سکتی ہیں۔ جن کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ گویا بعض صحابی تو ایسے ہونگے کہ جنہوں نے رسول کو دیکھا بھی ہو گا۔ اور اس کا کلام بھی سنا ہو گا۔ اور بعض ایسے ہوں گے جنہوں نے رسول کو دیکھا تو نہیں ہو گا۔ مگر اس کا کلام سنا ہوگا اور امکانی طور پر بعض ایسے بھی ہو سکتے ہیں۔ جنہوں نے رسول کو دیکھا تو ہو گا مگر اس کا کلام نہیں سنا ہو گا۔

(۲) دوسرا سوال یہ کیا گیا ہے کہ کیا کلام سننے سے بالمشافہ کلام سننا مراد ہے یا کہ غائبانہ طور پر رسول کے زمانہ میں اس کا کلام پڑھنا یا اس سے خط و کتابت کے ذریعہ فیض حاصل کرنا بھی کافی ہے۔ اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایک معروف بزرگ ایسے گزرے ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسلمان ہوئے۔ مگر انہوں نے نہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ اور نہ بالمشافہ آپ کا کلام سنا۔ ان کا نام اویس قرنی تھا۔ سو اکثر علماء نے ان کو صحابہ کی تعریف میں شامل کیا ہے۔ کیونکہ وہ رسول کے وقت میں اسلام کی نعمت سے مشرف ہوئے۔ اور رسول کے ساتھ ان کو پیغام و سلام اور غائبانہ استفادہ کا بھی موقعہ میسر آیا۔ اور میرا ذاتی میلان بھی اسی طرف ہے۔ کہ ایسے لوگ صحابہ کی تعریف میں شامل سمجھے جانے چاہئیں۔ کیونکہ وہ صحابی کی تعریف کی روح کو پورا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی ایسے کئی لوگ گزرے ہیں۔ جو حضور کی تحریری بیعت سے مشرف ہوئے اور حضور کی تصانیف کا حضور کے زمانہ ہی میں مطالعہ کیا اور حضور کی خط و کتابت سے بھی مشرف ہوئے مگر حضور سے ملے نہیں میرا دل ان بزرگوں کو صحابہ کی تعریف سے خارج کرنے کی جرأت نہیں پاتا۔ گو میں یقیناً اسے ایک بھاری محرومی خیال کرتا ہوں۔ کہ رسول کے زمانہ کو پا کر اور اس پر ایمان لا کر پھر بھی اسکی زیارت سے محروم رہ جائے

(۳) تیسرا سوال یہ کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص رسول کے ہاتھ پر بیعت کرے۔ لیکن بعد میں اپنی کوتہ بینی یا بدبختی سے مرتد ہو جائے۔ تو اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ سو ظاہر ہے کہ جو شخص ایک درخت کے ساتھ اپنا پیوند جوڑنے کے بعد پھر اس پیوند کو کاٹ دیتا ہے۔ وہ کسی صورت میں اس درخت کی شاخ نہیں سمجھا جا سکتا۔ کیونکہ رسول کی روح کے ساتھ اس کی روح کا اتصال کٹ چکا ہے۔ گزشتہ علماء نے بھی ایسے لوگوں کو صحابی کی تعریف میں شامل نہیں کیا۔ کیونکہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایسے بدبخت موجود تھے کہ جنہوں نے اسلام کے نور سے روشنی حاصل کی۔ اور پھر خود اپنے ہاتھ سے اپنے دلوں کے چراغ کو بجھا کر اپنے لئے اندھیرا پیدا کر لیا۔ اور ایسے تمام لوگوں کو علماء اسلام نے صحابہ کی تعریف سے صحیح طور پر خارج کیا ہے۔ البتہ بعض اوقات وہ ایک تاریخی واقعہ کے اظہار کے طور پر یہ ضرور ذکر کر دیتے ہیں۔ کہ فلاں شخص نے اسلام قبول کیا تھا۔ مگر پھر مرتد ہو کر اسلام سے کٹ گیا۔ یہی اصول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی چسپاں ہو گا۔ البتہ اگر عبداللہ بن ابی سرح کی طرح کوئی شخص ارتداد کی ٹھوکر کھا کر پھر اسلام کی سعادت حاصل کرے۔ تو ایسے شخص کو صحابہ کے گروہ میں شامل کرنے میں تامل نہیں ہونا چاہیئے

(۴) چوتھا سوال یہ ہے کہ اگر کسی نے رسول کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور اس کی صحبت سے فائدہ اٹھایا۔ لیکن رسول کی وفات کے بعد وہ خلافت کی بیعت سے منحرف ہو گیا۔ تو اسکے متعلق کیا سمجھا جانا چاہیئے؟ اس کے جواب میں زیادہ تفصیل بالالفاظ تو میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ علمہا عند ربی لا یضل ربی ولا ینسیٰ۔ لیکن ایک اصولی بات ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ جب اللہ تعالےٰ دنیا میں کوئی روحانی تغیر پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تو اسکی یہ سنت ہے کہ وہ ایک لمبے نظام کی صورت میں اس تغیر کو آہستہ آہستہ وجود میں لاتا ہے۔ اور ایسا نہیں کرتا کہ ایک شخص کو اپنے پیغام سے مشرف کر کے دنیا میں پیدا کرے۔ اور پھر اس کے بعد اس پیغام کی کامیابی کو بلا کسی مزید نگرانی اور تنظیم کے کفر و الحاد کے تھپیڑے کھانے کے لئے چھوڑ دے۔ اگر ایسا ہو تو اس کا یہ مطلب ہو گا کہ سمندر میں ایک پتھر پھینک کر لہر پیدا کی گئی۔ اور پھر اس لہر کو مرنے اور ختم ہونے کے لئے یونہی چھوڑ دیا گیا۔ یا یہ کہ ایک کسان نے ایک فصل پیدا کرنے کے لئے ایک بیج بویا اور پھر بیج بونے کے بعد اس نے اپنے کھیت کو بغیر کسی نگرانی کے چوروں اور ڈاکوؤں اور مویشیوں اور دیگر حادثات کا نشانہ بنا دیا۔ یہ صورت خدائے حکیم کی ازلی سنت اور عقل و خرد کے تمام اصولوں کے خلاف ہے۔ خدا کی سنت یہی ہے کہ جب وہ دنیا میں کوئی روحانی تغیر پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تو پھر اس تغیر کے لئے ایک رسول پیدا کرتا ہے۔ اور پھر اس رسول کے ہاتھ پر ایک منظم جماعت جمع کرتا ہے۔ اور پھر اس جماعت کو ایک نقطہ پر متحد رکھنے کے لئے اور جماعت سے رسول کی بعثت کی غرض و غایت کے مطابق کام لینے کے لئے خلفاء کا سلسلہ جاری فرماتا ہے۔ اور یہ سارا سلسلہ اس خدائی تنظیم کا لازمی حصہ ہوتا ہے۔ جو ہر نئے الٰہی پیغام کے وقت قائم کیا جاتا ہے۔ پس جو شخص رسول کو تو مان لیتا ہے۔ مگر اس کے بعد الٰہی تنظیم کی بقیہ کڑیوں سے کٹ جاتا ہے۔ بلکہ ان کی مخالفت کے درپے ہو جاتا ہے۔ وہ ایسا ہی ہے کہ جیسے ایک شخص کسی منزل پر پہنچنے کے لئے روانہ ہوا۔ مگر کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد راستہ کو چھوڑ کر علیحدہ ہو گیا۔ لیکن میں اس اظہار سے بھی رک نہیں سکتا۔ کہ اس قسم کے لوگ بھی دراصل مختلف نوع کے ہو سکتے ہیں۔ بعض تو ایسے ہیں۔ کہ جو خلافت کے دامن سے صرف کٹتے ہی نہیں بلکہ اسے مٹانے کے لئے بھی ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں۔ لیکن بعض ایسے بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ کسی وجہ سے رک کر عملاً تو علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ مگر مخالفت سے اجتناب کرتے ہیں۔ اور وہ بالعموم حسن ظنی کے مقام پر قائم رہتے ہیں غالباً خدا کا حق و انصاف کا ترازو ان دونوں قسم کے لوگوں میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور کرے گا بہرحال میں اس جواب کے آخر میں بھی ان الفاظ کے دہرانے سے رک نہیں سکتا کہ علمہا عند ربی لا یضل ربی ولا ینسیٰ فقط

خاکسار: مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۸/۸/۱۹۴۸ء

دعائے مغفرت

جناب مولوی محمد الیاس صاحب المعروف کوئٹہ والے جو ایک عرصہ دراز تک بلوچستان میں رہے ۹ اگست کو یکلخت دماغ کی رگ پھٹ جانے کی وجہ سے فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم صوبہ سرحد کے ایک درخشندہ عالم تھے۔ اور تحصیل چارسدہ میں سب سے پہلے احمدی ہوئے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ محمد اسلم

ذکر حبیب

مجھے یاد ہے

رقمزدہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب

قبر مسیح

مجھے یاد ہے ایک یہودی عالم ایک دفعہ قادیان آیا۔ انہی دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حضرت عیسےٰ کی قبر کشمیر کا فوٹو اور ایک نقشہ قبر کا کسی دوست نے سرینگر سے بھیجا تھا حضور نے فرمایا۔ کہ یہ فوٹو اور نقشہ اس یہودی عالم کو دکھاؤ۔ وہ اس کے متعلق کیا کہتا ہے۔ چنانچہ اسکو دکھایا تو اس نے کہا کہ یہود کی قبریں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ میں نے کہا لکھ دو۔ تو اس نے اپنی عبرانی زبان میں یہ شہادت لکھ دی جو حضور کے فرمانے سے کتاب کشتی نوح میں درج کی گئی۔ یہ کتاب کشتی نوح ان دنوں پریس میں چھپ رہی تھی اور اس کے چھاپنے کا انتظام خلیفہ نورالدین صاحب مرحوم کر رہے تھے۔ جو جموں کے رہنے والے تھے۔ مگر ان دنوں قادیان آئے ہوئے تھے۔ خلیفہ نورالدین صاحب نے حضور میں عرض کیا کہ یہ یہودی کی شہادت تو چنداں قابل قدر نہیں حضور نے فرمایا۔ ہم اس وقت قبر مسیح کے واسطے ایک مثل تیار کر رہے ہیں۔ جیسا کہ ایک مقدمہ کی مثل تیار ہوتی ہے۔ جس میں رطب و یابس جو کچھ سامنے آتا ہے سب شامل مثل ہوتا رہتا ہے۔ آخر میں جج بیٹھ کر ان تمام کاغذات سے نتائج اخذ کر کے فیصلہ لکھتا ہے۔ اس واسطے جو کچھ ہے اسکو بھی درج کتاب کرلو بعد میں دیکھا جائے گا۔ کہ یہ شہادت کہاں تک مفید ہوسکتی ہے

کونٹ ٹالسٹائے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانِ حیات میں ملک روس میں شاہی خاندان کا ایک نواب ٹالسٹائے تھا۔ جو اصلاحی ناول لکھنے اور شائع کرنے کے سبب بہت مشہور ہو رہا تھا۔ میں نے اس کا حال کتاب انسائیکلوپیڈیا میں پڑھا۔ اور اسکو تبلیغی خطوط لکھے۔ اور رسالہ انگریزی ریویو آف ریلجنس کے چند پرچے بھیجے اس نے مجھے جواب میں لکھا ہے اب اس زمانہ میں اس امر کی اشد ضرورت ہے۔ کہ کوئی نیا مسیح پیدا ہو۔ اور رسالہ ریویو کے لئے مضامین اچھے ہیں اور وہ حقانیت سے پُر ہیں۔

چائے میں گڑ

مجھے یاد ہے کہ میں ایک دفعہ قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اندرونی نشست کے کمرے میں حاضر تھا۔ دو یا تین اور دوست بھی تھے۔ جن میں سے ایک خلیفہ نورالدین صاحب مرحوم ساکن ریاست جموں بھی تھے۔ حضور نے ہمارے لئے اندر سے چائے منگوائی۔ اور ہر ایک پیالی میں تھوڑا سا گڑ (قند سیاہ) بھی ڈالا۔ اور فرمایا اس میں فولاد ہوتا ہے اور بدن کو قوت دیتا ہے خلیفہ نورالدین صاحب نے عرض کی کہ حضور ہم اپنی چائے میں چینی نہ ڈالا کریں گڑ ہی ڈالا کریں۔ فرمایا نہیں چینی سے چائے کا ذائقہ اچھا ہوتا ہے مگر تھوڑا سا گڑ ڈالنا بھی مفید ہے۔

استخارہ

مجھے یاد ہے کہ جب مولانا مولوی فضل دین صاحب جو آجکل امور عامہ میں سلسلہ کے کاموں پر متعین ہیں۔ پہلے پہل بھوپال سے قادیان آئے۔ اور حضرت خلیفہ اول رضؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں تحصیل علوم کے واسطے آیا ہوں تو حضرت خلیفہ اول رضؓ نے فرمایا کہ میں پہلے استخارہ کر لوں۔ پھر دو تین دن کے بعد فرمایا کہ اب میں آپ کو پڑھانے کے لئے تیار ہوں چنانچہ مولوی فضل دین صاحب نے حضور سے علوم دینیہ سبقاً سبقاً حاصل کئے۔ اور پھر پنجاب یونیورسٹی کی وکالت بھی پاس کی۔ مگر سلسلہ کی خدمت ہی میں ساری عمر مصروف رہے۔

زیارت قبور

مجھے یاد ہے کہ جب ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دہلی تشریف لے گئے۔ اور عاجز راقم بھی حضور کے ہمرکاب تھا۔ تو ایک دن فرمایا دہلی کے زندوں سے تو کچھ امید نظر نہیں آتی آؤ ان کے مردوں سے ملیں۔ پھر حضور دہلی کے مشہور اولیاء اللہ کی قبروں پر ایک ایک کر کے جاتے رہے اور کئی دن تک یہ سلسلہ جاری رہا ایکدن فرمایا کہ زیارت قبور میں بھی ثواب ہے۔ اس سے انسان کو اپنا آخری مقام یاد آجاتا ہے۔ چاہیئے کہ انسان اپنے لئے بھی خدا سے دعا کرے اور اہل قبر کے واسطے بھی خدا سے دعا کرے۔ انسان زندہ ہو یا مردہ ہر حال میں دعا کا محتاج ہے۔ درود شریف جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر پڑھا جاتا ہے یہ بھی ایک قسم کا دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ پر اپنی برکات نازل کرے اور اپنی رحمتیں بھیجے قبور کے دیکھنے سے انسان کا دل نرم ہوتا اور اپنا انجام یاد آجاتا ہے"

ہماری حکومت کو کیا کرنا چاہیئے

مغربی پنجاب کے مہاجر ایم۔ایل۔اے چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے نے حسب ذیل بیان جاری کیا ہے۔

لاہور ۸ راگست اگرچہ ممبران کے گروپ کے متعلق تمام کارروائی میری موجودگی میں نہیں ہوئی تاہم میں گروپ کا مقصد صرف یہ سمجھتا رہا ہوں کہ مہاجرین کو دوبارہ آباد کرنے کے لئے اور ان کے مفاد کی حفاظت کرنے کے لئے مہاجرین میں سے ایک باقاعدہ منظم گروہ یا جماعت ہونی چاہیئے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ہماری یہ بھی رائے ہے (۱) کہ مہاجروں کو آباد کرنے کی وزارت کسی مہاجر ایم۔ایل۔اے کے سپرد کی جائے (۲) جب کھاتوں کے مطابق اراضیات تقسیم ہوں۔ تو مہاجرین کو ضلع وار آباد کرنے کی کوشش کی جائے (۳) گورنمنٹ مہاجرین کی حالت کا احساس کرتے ہوئے۔ اس کام کو جلد ختم کرے (۴) جب تک مہاجرین آباد نہ ہوجائیں۔ ان کی ضروریات کا خاطر خواہ انتظام کیا جائے۔

یہ کوئی نئی پارٹی نہیں ہے اور نہ ہی اس کا مقصد موجودہ وزارت کا مقابلہ ہے۔ برکت علی ہال میں جو میٹنگ ہوئی وہ تمام پبلک کی تھی۔ جس سے مہاجر ایم۔ایل۔اے گروپ یا جماعت کو کوئی واسطہ نہیں اور نہ ہی ان کو اس جلسہ کا کوئی باقاعدہ نوٹس دیا گیا ہے۔

جو میٹنگ ۹ راگست کو اسمبلی ہال میں ہوئی اس میں وزارت کی مخالفت یا وزیراعظم سے ملاقات نہ کرنے کا کوئی ریزولیوشن پاس نہیں ہوا۔ وزرا سے ملاقات کرنا پبلک میں سے ہر ایک کا حق ہے۔ اور ہر آدمی ضرورت سے وزرا کے پاس جاسکتا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ ایم۔ایل۔اے صاحبان میں سے کسی کو جائز نہیں ہے۔ کہ ضمیر فروشی کر کے اپنے حقوق سے تجاوز کرتے ہوئے کوئی چیز حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اس کا انحصار ہر شخص کی اپنی اخلاقی حالت پر ہے۔ اور ایسے امور ریزولیوشن پاس کرنے سے طے نہیں ہوا کرتے آج کے نمائندہ کے ایک نوٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی پنجاب کی حکومت کھاتوں کے حصول کا انتظار نہیں کر رہی ہے۔ بلکہ ہر زمیندار کو اس کی حیثیت کے مطابق اراضیات دے رہی ہے۔ کوئی وجہ نہیں ہے کہ پاکستان کی حکومت مشرقی پنجاب کی حکومت کا تتبع نہ کرے۔ وہاں یہ طریق اختیار کیا گیا ہے۔ کہ زمینداروں سے حلفیہ بیان لے کر انہیں اس کے مطابق جائداد زمین و مکانات وغیرہ دے دی جاتی ہے اور جو شخص غلط بیانی کرے اس پر مقدمہ چلایا جاتا ہے۔ چنانچہ قریباً ایک صد آدمیوں پر ایسے کیس چلائے بھی جا رہے ہیں۔ اس طرح ذمہ داری مہاجر پر آجاتی ہے نہ کہ حکومت پر۔ اور اس طرح حکومت اعتراضات سے بھی بچ جاتی ہے۔ لہذا کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہماری حکومت بھی یہی طریق اختیار نہ کرے۔ (فتح محمد سیال)

ہم کو وہی پیارا دلبر وہی ہمارا

(مسیح موعود)

اس وقت ساری دنیا دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ صرف ایک احمدیت جماعت ہی ہے۔ جن کے ہر فرد کا یہ عہد ہے کہ وہ بجائے دنیا کے پیار کرنے کے دین سے پیار کرے گا۔ اس عہد کو عملی شکل میں پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت کے نظام کو قائم کیا ہے اسلئے ہر وہ احمدی جس نے وصیت نہیں کی اسے اپنے عہد کو پورا کرتے ہوئے وصیت کرنی چاہیئے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ جودھامل بلڈنگ لاہور

سال گذشتہ کے اندوہناک ولرزہ خیز واقعات کی روشنی میں

باؤنڈری کمیشن کے ایوارڈ پر ایک سرسری نظر

(مسعود احمد)

(۲)

۳ ۔ پس منظر

ہندوستان کے مسئلے کو سلجھانے میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی بظاہر کامیاب کوشش کا پس منظر یہ ہے کہ لارڈ موصوف پنڈت جواہر لال نہرو اور گاندھی جی کے جگری دوست تھے اور انہوں نے کچھ کان میں پھونک کر کانگریس کو برعظیم پر راضی کر لیا تھا اور وہ یہی تھا کہ پاکستان کی تقسیم کے بعد کشمیر کے ذریعے سرحدیں پہنچ کر پاکستان کو بآسانی محصور کیا جا سکتا ہے اور یہ یقین دلا دیا تھا کہ ایوارڈ میں اس کا خاص خیال رکھا جائیگا۔ چونکہ لارڈ ویول اس حد تک مراعات دینے کے لئے تیار نہ ہوئے اسی لئے ناکام لوٹے اور کانگریس کو تقسیم پر آمادہ نہ کر سکے۔ چنانچہ بعض بین الاقوامی مبصرین نے جو ہندوستان میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کا بنظر غائر مطالعہ کر رہے تھے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی کامیابی کا اصل ذمہ وار پنڈت جواہر لال نہرو سے ان کی پرانی دوستی کو ٹھہرایا ہے اور یہاں تک لکھ دیا ہے کہ ہندوستان کی قسمت کا آخری فیصلہ ۱۹۴۷ء میں نہیں بلکہ اس وقت صادر ہو چکا تھا کہ سنگاپور میں پنڈت نہرو اور ماؤنٹ بیٹن کے درمیان ملاقات ہوئی اور ایسی کامیاب ملاقات ہوئی کہ دونوں ایک دوسرے کے گہرے دوست بن گئے اور یہاں تک کہ ماؤنٹ بیٹن کا تقرر بھی خود پنڈت نہرو کے کہنے پر ہوا چنانچہ Readers' Digest کی اپریل ۱۹۴۸ء کی اشاعت میں لارڈ موصوف کی شان میں ایک تعریفی مقالہ شائع ہوا تھا جس میں نہایت خوبصورت الفاظ میں مگر دبی زبان سے اس سازش کی طرف اشارہ کیا گیا تھا چنانچہ لکھا ہے۔

"لارڈ ماؤنٹ بیٹن سیاسی میدان میں کوئی تجربہ نہ رکھتے تھے اور ہندوستان کی گتھی ایک ایسی سیاسی گتھی تھی کہ جس کو سلجھانے میں گہری سے گہری نظر رکھنے والے سیاستدان بھی ناکام ہو چکے تھے پھر اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے لارڈ موصوف کو کیوں چنا گیا؟ اس کے جواب کے لئے ہمیں چند سال پیچھے جانا پڑے گا۔ اور وہ یہ کہ سنگاپور میں ماؤنٹ بیٹن نے برطانیہ کے مخالفین میں سے ایک اشد ترین مخالف

یعنی پنڈت جواہر لال نہرو سے دوستی گانٹھ لی تھی ۱۹۴۵ء میں ان کی ملاقات کے وقت ہی ہندوستان کے مسئلہ کا حل پیدا ہو گیا تھا۔ ۱۹۴۶ء کے موسم گرما میں سر سٹیفورڈ کرپس کی زیر قیادت ایک مشن ہندوستان بھیجا گیا لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکا "ہندوستانی" لیڈروں کا مطالبہ تھا کہ ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو مسائل کی باریکیوں پر کم سے کم وقت میں عبور حاصل کر کے کانگریس و مسلم لیگ کا اعتماد حاصل کر سکے۔

چند ماہ بعد پنڈت نہرو ایک مختصر سے قیام کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن پہنچے اور ان کی واپسی کے معاً بعد لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو بتا دیا گیا کہ انہیں وائسرائے بنا کر کامل اختیارات کے ساتھ نئی دہلی اسلئے بھیجا جا رہا ہے کہ تا وہ ایک "نہ سلجھنے والی گتھی کو سلجھائیں"

کامل اختیارات کو کام میں لاتے ہوئے لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے حق دوستی جس رنگ میں ادا کیا وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ دینے پر آئے تو بے حساب دیتے چلے گئے اور انہیں وہم جلیس کی تنگ دامانی کو بھی مدنظر نہ رکھا چنانچہ آتے ہی جو طرح ڈالی اس میں باوجود غیر جانبداری کے اظہار و اعلان کے ناانصافی اور حق تلفی کے اس خفیہ منصوبے کی طرف جو ابھی دل کی گہرائیوں میں ہی مستور تھا ایک خفیف سا اشارہ بھی کر گئے اور وہ یہ کہ ۳ رجون والے اعلان کی وضاحت کے دوران میں باؤنڈری کمیشن کے کام کی نوعیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا ضروری نہیں گورداسپور کا تمام ضلع باوجود مسلم اکثریت کے مغربی پنجاب میں شامل کر دیا جائے کیونکہ وہاں مسلمانوں کی اکثریت کی نسبت اس قدر بے حقیقت اور معمولی ہے کہ اس کو وزنی قرار نہیں دیا جا سکتا اسی پر بس نہ کیا بلکہ مسلمانوں کی آبادی کی نسبت اصل نسبت سے کم بتائی شاید اسلئے کہ اپنی بات کو وزنی ظاہر کیا جا سکے پھر اس حقیقت کو بالکل نظر انداز کر دیا کہ وہاں تین تحصیلوں میں مسلمان بھاری اکثریت میں ہیں جہاں ان کی نسبت ضلع کی مجموعی نسبت سے کہیں زیادہ ہے۔ ان کا بالخصوص گورداسپور کا ذکر کرنا اسباب کی طرف اشارہ تھا کہ ایک

خاص مقصد کے پیش نظر گورداسپور کو مشرقی پنجاب میں شامل کیا جائیگا وہ مقصد کیا تھا؟ پٹھانکوٹ کے رستے کشمیر میں پہنچ کر پاکستان کو دفاعی لحاظ سے غیر محفوظ اور اقتصادی لحاظ سے کمزور بنانا۔ چنانچہ ایوارڈ میں نہ صرف یہ کہ پٹھانکوٹ کی تحصیل مشرقی پنجاب میں شامل کی گئی بلکہ بٹالہ اور گورداسپور کی تحصیلیں بھی جنہیں مسلمان علی الترتیب ۵۵.۰۷٪ اور ۵۲.۱۵٪ کی نسبت سے آباد تھے ہندوستان کے حوالے کر دی گئیں کیونکہ کشمیر پہنچنے کے لئے صرف پٹھانکوٹ کا مل جانا ہی کافی نہ تھا اس لئے کہ پٹھانکوٹ تک پہنچانے والی ریلوے لائن بٹالہ اور گورداسپور سے گذرتی تھی اور بغیر ان تحصیلوں کو شامل کئے کشمیر میں وسیع پیمانے پر فوجیں پہنچانا اور جنگی سرگرمیوں کو جاری رکھنا ممکن نہ تھا۔ چنانچہ اسباب کی پرواہ نہ کی گئی کہ ان تحصیلوں کی ۶۰ فی صدی سے زیادہ آبادی پاکستان میں شمولیت کے حق میں ہے (عیسائیوں کو ملا کر جو پاکستان کے حق میں تھے گورداسپور میں ۵۹.۲۴ فیصدی اور بٹالہ میں ۶۰.۵۷ فیصدی آبادی پاکستان میں شمولیت کے حق میں تھی) اور محض خفیہ منصوبوں کو جامۂ عمل پہنانے کی خاطر انہیں ہندوستان کے حوالے کر دیا گیا عوام کی مرضی کے خلاف کشمیر کا ہندوستان سے الحاق اور ہندوستانی فوجوں کا کشمیری مسلمانوں کو کچلنے کے لئے وہاں پہنچنا اس تمام سازش کو بے نقاب کر رہا ہے اور اس بات کا ناقابل تردید ثبوت بہم پہنچا رہا ہے کہ باؤنڈری کمیشن کی تشکیل محض ایک دھوکہ تھی اور اس کی آڑ میں ایک زبردست ناانصافی کو روا رکھنا اس کا مقصد وحید تھا۔ ورنہ وہ کون سے "دیگر امور" تھے جن کو ملحوظ رکھتے ہوئے بٹالہ اور گورداسپور کی تحصیلوں کا مشرقی پنجاب میں شامل کیا جانا ناگزیر تھا سکھوں کے وہ کون سے مذہبی مقامات تھے جن کی حفاظت اور ہندوستان میں شمولیت کے پیش نظر حق و انصاف کا یوں خون کیا گیا؟ اس کا بجز اس کے اور کیا جواب ہو سکتا ہے کہ کشمیر کی مہم کا سر ہونا بغیر اس ناانصافی کے ممکن نہ تھا؟ پھر لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور گاندھی جی کے ۱۵ اگست سے پہلے پہلے کشمیر جانے سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے چنانچہ ان کا وہاں جانا اسی مقصد کے پیش نظر

تھا کہ تا مہاراجہ کشمیر کو اس سازش سے آگاہ کیا جائے اور بتایا جائے کہ انہیں اس سلسلے میں کیا پارٹ ادا کرنا ہے۔

آج جب ایک سال گذرنے کے بعد حالات و واقعات نے ظاہر ہو کر عملی رنگ میں اس سازش کو بے نقاب کر دیا ہے اور یہ حقیقت واشگاف ہو چکی ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات میں باہمی کشیدگی کا اصل ذمہ وار باؤنڈری کمیشن کا ایوارڈ ہی ہے تو ان کے ان مضر پہلوؤں سے ہندوستان کو دستکش ہو جانا چاہیئے اور اس کی آڑ میں جو اقدامات مدنظر تھے انہیں ترک کر دینا چاہیئے۔ اگر اس ایوارڈ کی ناانصافی کو تسلیم کرتے ہوئے اس کی قائم کردہ حدود پر نیک نیتی سے اکتفا کیا جائے اور ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش میں اسے توسیع سلطنت کے لئے آلۂ کار نہ بنایا جائے تو ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات حقیقی معنوں میں اب بھی استوار ہو سکتے ہیں اور دونوں (بالخصوص ہندوستان) بجائے تخریب کے تعمیر کی راہوں پر گامزن ہو سکتے ہیں۔

میں وصیت کرنیکا پختہ ارادہ کر چکا ہوں

ایک دوست اپنے خط میں لکھتے ہیں۔ "میں اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے وصیت کرنے کا پختہ ارادہ کر چکا ہوں۔ لہذا آپ جلد سے جلد رسالہ الوصیت اور فارم ارسال فرما دیں۔ تاکہ کسی وقت نفس امارہ کے حملہ سے میرے ارادہ میں تبدیلی پیدا نہ ہو جائے"

وہ احباب جنہوں نے ابھی وصیت نہیں کی انہیں بہت جلد اپنے آپ کو وصیت کرنے کے لئے تیار کرنا چاہیئے اور اپنے ارادہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہرگز دیر نہیں کرنی چاہیئے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ جودھامل بلڈنگ لاہور)

اپنا روپیہ تجارت پر لگا کر فائدہ اٹھائیں

جو احباب اپنا روپیہ تجارت پر لگا کر فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ نظارت ہذا سے جلد اس بارہ میں خط و کتابت کریں۔ ضروری شرائط اطلاع ملنے پر بھجوائی جائیں گی۔

(نظارت بیت المال)

درخواست دعا:۔ میرے والد محترم ملک مولا بخش صاحب ناظر بیت المال آٹھ یوم سے جگر میں تکلیف اور بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (بشارت احمد ہری نواس بلڈنگ ایبٹ روڈ سیالکوٹ)

اچھا کام کرنے والوں عہدیداران کے نام حضرت حضور کے دعا کے لئے پیش کئے گئے

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے جن جماعتوں کے عہدہ داران نے اپنی جماعت کے تحریک جدید کے چندوں کے کامیاب کرنے اور تبلیغی سکیم کی مدد کے لئے ۲۹ رمضان المبارک تک ٪70 یا اس سے زیادہ کرنے کی جدوجہد کی ہے ان کے نام بھی ۲۹ رمضان کو ان کے افراد کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے گئے تھے ذیل میں ان کی فہرست معہ مختصر نوٹوں کے اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ جہاں اپنی کمی کو جلد سے جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔ وہاں ان جماعتوں کے کارکن جنہوں نے ابھی تک اپنے وعدے بھی آخری میعاد سے پہلے بہر حال سو فی صدی پورے ہو جائیں۔ چونکہ یہ سال خاتمہ کے قریب آ رہا ہے۔ اس لئے ہر جماعت اور اس کے فرد کو کوشش کرنی چاہیئے کہ اس کا وعدہ جو انہوں نے اپنے امام کے حضور پیش کیا ہے پورا ہو جائے۔

محترمہ سیدہ نفیسلت بیگم صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر آپ اپنی لجنہ کے وعدوں کے بروقت پورا کرنے میں شروع تحریک سے ہی پوری جدوجہد کیا کرتی ہیں۔ چنانچہ اس سال آپ نے ٪70 پورا کر دیا اور امید ہے کہ ۳۰ فی صدی کا حصہ بھی آخری میعاد سے پہلے انشاء اللہ تعالےٰ پورا کریں گی۔ سیالکوٹ چھاؤنی۔ چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے نے نہ صرف اپنا وعدہ ہی وعدہ سے بڑھا کر دیا بلکہ دوسرے احباب کے چندہ کی رقم وصول کر کے بھجوائی۔ اور 1627 کا وعدہ ٪57 ادا کیا

تلونڈی عنایت خاں۔ اس جماعت کا 2556 تھا جو ٪76 فی صدی ادا ہو چکا۔

سمبڑیال۔ اس جماعت کے دوستوں کا وعدہ -/2418 تھا جس میں سے اکثر احباب ۳۱ مارچ تک ادا کر چکے تھے۔ اور دوسرے دوستوں نے سو فیصدی کی رقم ۲۹ رمضان تک پوری کر دی۔ اور اس جماعت کے دوست اپنے چندے براہ راست ارسال فرماتے ہیں۔ یہ وجہ بھی ان کے جلد تر ادا کرنے کی ہے۔

کھیوہ باجوہ۔ امیر جماعت چوہدری بشیر احمد صاحب اور سیکرٹری منشی حمید اللہ صاحب نے اپنا وعدہ تو ۳۱ مارچ تک پورا کیا اور دوسرے دوستوں کے وعدے بھیج کر ٪75 ادا ہو چکا۔

بدو ملہی۔ اس جماعت کے افراد نے بھی براہ راست چندہ داخل کر کے ٪70 کرنے کی کوشش کی ہے

بھنگالہ تریڑی۔ غلام حیدر صاحب نے وعدہ سو فی صدی پورا کر دیا۔

نوشہرہ ککے زئیاں۔ شیخ عبد الغنی صاحب اور قریشی غلام محی الدین صاحب تریڑی نے جماعت کا وعدہ ٪74 ادا کیا امید ہے کہ ٪26 کی رقم اس ماہ کے آخر تک ادا ہو سکیگی

بہلولپور کی جماعت کا وعدہ 998 تھا۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب اس سال بعض مشکلات کے باعث فکرمند تھے نگران کے فرزند احمد میجر محمود احمد صاحب نے قرض کی صورت میں ٪90 ادا کر دیا

چاگھر یال میاں عبد الکریم صاحب سیکرٹری ٪90 بھرہ

گھنوکے ججہ۔ مولوی محمد رشید صاحب سیکرٹری ٪85

عہدی پور۔ چوہدری محمد حسین سو فی صدی

چھور۔ چوہدری محمد اسلم صاحب -/331 سو فیصدی

میانوالی خانا نوری ۔ ٪69

کھربہ۔ چوہدری محمد حسین صاحب ٪86

بن باجوہ۔ چوہدری شکر الدین صاحب ٪90

موچی دروازہ۔ دہلی دروازہ لاہور۔ وعدہ ایک ہزار سے اوپر ہے اس کی وصولی ٪84 ہے لیکن اس حلقہ کے اکثر دوستوں نے ادائیگی براہ راست کی ہے

مزنگ۔ چوہدری عبد الستار صاحب سیکرٹری مال وعدہ -/1260 ادائیگی ٪84

شیخوپورہ۔ چوہدری احمد علی صاحب اس جماعت کا وعدہ 2267 تھا۔ جو ٪80 ادا ہوا۔ صاحب موصوف نے خاص کوشش اور تندہی سے وصولی کی

سید والہ غلام محمد صاحب امیر جماعت ادائیگی سو فیصدی

شاہ مسکین۔ سید ولایت شاہ صاحب ٪79 ہے

گوجرانوالہ۔ میر محمد بخش صاحب امیر جماعت و محمد لطیف صاحب سیکرٹری

وزیر آباد۔ چوہدری عزیز اللہ صاحب وکیل

حافظ آباد۔ قاضی ضیاء اللہ صاحب سو فیصدی

بھاکا بھٹیاں۔ محمد امیر صاحب سیکرٹری ٪65

ترگڑی۔ محمد جمال صاحب سیکرٹری سو فی صدی

پیر کوٹ۔ حکیم محمد اسماعیل صاحب صدر سو فی صدی

ہوہن کے۔ چوہدری سردار خاں صاحب سو فیصدی

جڑانوالہ۔ چوہدری سردار خاں خاں صاحب ٪65 فی صدی

چک 276 گوکھووال۔ سیکرٹری عبد الخالق صاحب ٪84 فی صدی

جھنگ مگھیانہ۔ چوہدری عبد الغنی صاحب سیکرٹری ٪66 فی صدی

چنیوٹ۔ شیخ محمد حسین صاحب سیکرٹری ٪85 فی صدی

سرگودہا۔ بابو غلام رسول صاحب امیر و سیکرٹری ٪66 ۔ اس جماعت کے اکثر دوستوں نے براہ راست ارسال فرمایا۔ براہ راست تحریک جدید کا چندہ ارسال کرنیکی ہر وعدہ کرنے والے کو اجازت ہے۔ اس لئے کہ جو افراد براہ راست ارسال فرمائینگے۔ ان کی موصولہ رقم نہ صرف اس کے نام سے درج ہوگی۔ بلکہ اس جماعت کے حساب میں آجائے گی۔ جس کا وہ فرد ہے۔ پس تحریک جدید کے وعدے براہ راست پورا کرنے کی ہر وعدہ کرنے والے کو تحریک جدید کی طرف سے عام اجازت ہے اور براہ راست رقم بھیج کر وعدوں کو جلد پورا کرتے ہیں۔

بھیرہ۔ ماسٹر امام علی صاحب سیکرٹری ٪70 فی صدی

خوشاب مولوی عبد الکریم صاحب سیکرٹری ٪72 فی صدی

چک 99 شمالی ٪90 فی صدی۔ سیکرٹری چوہدری غلام احمد صاحب

کوٹ مومن شیخ دوست محمد صاحب دوکاندار ٪80

چک 116 جنوبی سید منور شاہ صاحب سو فیصدی

چک 98 جنوبی۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب سو فیصدی

چک 35 ج ب چوہدری ہدایت اللہ صاحب نمبردار سو فیصدی

چک 46 ش۔ چوہدری عبد الحی صاحب سو فی صدی

کھاریاں منشی عبد اللہ صاحب ٪90 فی صدی

گولیکی۔ پیر محمد اکبر صاحب ٪35 فی صدی

چک سکندر مولوی عبد العزیز صاحب امیر جماعت ٪72

بھلہ۔ سید محمد یوسف صاحب سیکرٹری سو فیصدی

نورنگ شاہ سوار خاں صاحب سیکرٹری ٪70

گورڈیالہ۔ منشی سلطان عالم صاحب سو فی صدی

شادیوال۔ مولوی عمر الدین صاحب امیر جماعت عبد الغفار سیکرٹری سو فی صدی

کنجاہ۔ ملک برکت علی صاحب پریذیڈنٹ ٪84 فی صدی

ڈنگہ۔ حافظ احمد دین صاحب سیکرٹری سو فی صدی

پنڈی لالہ علی محمد صاحب سیکرٹری سو فی صدی

سوک کلاں۔ غلام حیدر صاحب پریذیڈنٹ ٪67

سرائے عالمگیر۔ میر عبد اللہ صاحب ٪67

دھیر کے کلاں۔ چوہدری رحمت خاں ٪90 فیصدی

سدو کے ججو کے۔ چوہدری محمد حسین صاحب سدوکے سو

جہلم۔ شاہزادہ محمد عثمان صاحب ٪87

چکوال۔ ڈاکٹر محمد الدین صاحب ٪83

ڈوالمیال۔ قاضی عبد الرحمٰن و عبد اللہ خان دوکاندار ٪73

راولپنڈی کے حلقہ 1 و 2 کے سیکرٹری بابو چراغ الدین صاحب ہیں ان کے ہر دو حلقہ کی میزان وعدہ -/2835 ہے اور وصولی ٪70 فی صدی

کوہ مری۔ سیکرٹری بابو اللہ بخش صاحب پوسٹ ماسٹر -/685 کا وعدہ ٪90 فیصدی ۳۱ مئی تک پورا ہو گیا تھا

کیمبل پور سیکرٹری عبد الرحمٰن صاحب ہیڈ ماسٹر وعدہ -/635 میں سے ٪94 فی صدی وصول ہو چکی ہے

کوٹ فتح خاں۔ امیر جماعت کا وعدہ -/314 ہے جو ۳۱ مئی تک سو فیصدی احباب نے خود براہ راست رقوم ارسال فرما کر پورا کر دیا۔

محمودہ۔ براہ راست رقم بھیج کر احباب نے ٪68 پورا کیا

پشاور۔ امیر جماعت میاں مظفر الدین صاحب اور سیکرٹری مرزا عبد المجید صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی ہیں۔ امیر صاحب کو جب لکھا گیا۔ کہ آپ کا وعدہ ۲۹ رمضان تک پورا ہونا چاہیے۔ تو آپ نے -/250 کی رقم یکمشت بھیج کر -/655 کا وعدہ پورا کیا اور خان بہادر محمد دلاور خاں صاحب نو ۳۱ مئی تک ہی معہ اپنی بیگم صاحبہ کے -/2200 ادا کر چکے تھے اور خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب نے بھی ۳۱ مارچ تک -/250 پورے کئے تھے۔ اسی طرح مکرم ڈاکٹر فتح الدین صاحب چودھویں سال کا وعدہ نہ صرف -/1200 کا بھی ۳۱ مئی تک پورا کر چکے تھے بلکہ اس رقم سے بھی اضافہ کر کے دیا جزاکم اللہ احسن الجزاء اس جماعت کے سیکرٹری جہاں تک ممکن ہو تحریک جدید کے وعدوں کے وصول کرنے میں مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب سیکرٹری مال حیدرآباد دکن کی طرح بہت جدوجہد کرتے ہیں۔ اور ان کا حساب وکتاب بھی صاحب موصوف کی طرح صاف ہوتا ہے۔ اس جماعت کا وعدہ -/6950 اور وصولی ۲۹ رمضان تک ٪75 فی صدی ہے۔ امید ہے کہ ٪25 فی صدی کی رقم بھی سیکرٹری صاحب خاص توجہ سے اس ماہ یا اگلے ماہ میں سو فیصدی پوری کر دیں گے۔ ممکن ہے کہ جو دوست ادا نہیں کر سکے تو اب کچھ اضافہ سے دیر گزشتہ کا کفارہ کر لیں۔

نوشہرہ چھاؤنی۔ سیکرٹری مرزا اللہ دتا صاحب تحریک جدید کے لئے خاص کوشش فرماتے۔ اور ۳۱ مئی تک احباب ادا کر چکے تھے۔

مردان۔ سیکرٹری میاں محمد حسین صاحب ڈرافٹسمین وعدہ -/1375 وصولی ٪77 فی صدی

رسالپور چھاؤنی۔ اس جماعت کی ادائیگی براہ راست ہے ٪76 ادا ہو چکا ہے۔

دنیا پور ملتان۔ سیکرٹری محمد اسلم صاحب وعدہ سو فی صدی پورا ہو گیا

کبیر والہ۔ ملک نور الدین صاحب پریذیڈنٹ وعدہ سو فی صدی پورا ہو گیا۔

چک 12 بہاولپور۔ ڈاکٹر فرزند علی صاحب صادق وعدہ کی وصولی ٪69 فی صدی

حجبول۔ پریذیڈنٹ میاں محمد اسماعیل صاحب وعدہ سو فی صدی

چک 166 نہر مراد۔ چوہدری [illegible] الدین صاحب نمبردار وعدہ کی وصولی ٪88 فی صدی۔

بہاولپور سیکرٹری عزیز محمد خاں صاحب وصولی ٪92 فیصدی

چک 9 عبد الستار والہ میاں علی محمد صاحب سو فی صدی ادا

پاکپتن۔ چوہدری غلام احمد خاں امیر و ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری ٪69 چک 6/11-L چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار وصولی ٪95 فیصدی کنڈیارو۔ ریاست خیرپور سندھ ٪76 فیصدی شریف آباد چوہدری محمد شفیع صاحب سو فیصدی ادا

بھرپال حاجی لقاء اللہ صاحب وعدہ سو فی صدی ادا

جے پور۔ ڈاکٹر محمد لطیف و محمد سعید صاحبان وعدہ ٪96 فی صدی ادا شد

مونگھیر۔ سید وزارت حسین صاحب ادائیگی ٪70

بھدرک اڑیسہ ٪70

سری پارہ پدن پدہ اڑیسہ ٪95 فیصدی

شموگا۔ میسور -/1517 کا وعدہ سو فیصدی ادا ہے۔ سیکرٹری سید دستگیر صاحب ہیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

بقایا داران بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول

مندرجہ ذیل بورڈران فسادات کے بعد حاضر سکول نہیں ہوئے۔ ان کے ذمے ابھی تک بورڈنگ کا بقایا چلا آتا ہے والدین اور گارڈین صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنے بچوں کا بقایا صاف کر کے ثواب کے مستحق بنیں۔ متعلقہ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کے بچوں پر بورڈنگ ہاؤس تحریک جدید نے دوسرے بچوں کے فاضلہ سے امانتاً رقم خرچ کی ہوئی ہے اگرچہ موجودہ سیاسی فسادات کی وجہ سے بچے واپس نہیں آئے۔ مگر پھر بھی والدین کا اخلاقی فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کی بقایا رقوم جلد واپس کریں۔ تا ہم دیگر بچوں کی امانتیں واپس کر دیں۔

احباب کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ نیکیوں میں سے بڑی نیکی امانت کا واپس کرنا بھی ہے ہم نے سابقہ پتہ جات لکھ دئے ہیں۔ اکثر احباب کا پتہ فسادات کی وجہ سے بدل چکا ہے۔ اس لئے احباب کا یہ بھی فرض ہے کہ اپنے موجودہ پتہ جات سے اطلاع دیں۔ اور اس بارہ میں ہم سے مفصل خط و کتابت کریں۔ دیگر احباب سے بھی درخواست ہے کہ اگر وہ ذیل کے احباب میں سے کسی کو جانتے ہوں تو ان کو توجہ دلا کر ممنون فرمائیں نیز ان کے پتہ جات سے ہمیں اطلاع دیکر شکریہ کا موقع دیں یہ ایک قومی کام ہے۔ امید ہے کہ احباب ہم سے تعاون کریں گے (سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید چنیوٹ)

نام	پتہ	رقم
عمر رالامین	Syed Ibrahim Ali Shah Rangpur Munshi Para Noor Mohd (Bengal)	33-0-0
مبشر احمد	بابو نذیر احمد صاحب بلیماراں دہلی	33-0-0
عزیز احمد برمی	صوبیدار حمید احمد شاہ صاحب برما	169-0-0
عزیز الرحمن	شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور	60-0-0
منور احمد	جمعدار عزیز احمد صاحب ای۔آئی۔آر۔او ڈبلیو جمالپور (بہار)	24-0-0
محمد ضمیر	چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ڈپو ہولڈر کارخانہ بازار لائلپور	328-0-0
صلاح الدین فیض اللہ چکی	صوبیدار غلام کبیر خاں صاحب سی۔آئی۔او۔ کانپور	106-0-0
زبیر احمد کلکتی	خلیل احمد شاہ صاحب 43 رپن لین کلکتہ	143-0-0
حمید اللہ	چوہدری عنایت اللہ خاں صاحب دھرگ میانہ سیالکوٹ	39-0-0
بیرم خاں	راجہ فضل داد خاں صاحب ڈھلوال ضلع جہلم	41-0-0
محمود احمد بٹ	چوہدری شریف احمد صاحب فیروز والا ضلع گوجرانوالہ	87-0-0
عبدالشکور	عبدالحکیم صاحب 49 ترکمان روڈ نئی دہلی	55-0-0
محمد عبداللہ	فتح دین صاحب پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ	54-0-0
مسیح الرحمان	Dr. H. Hyder, 33 Marsden P.O. Park Street Calcutta	46-0-0
محمد زکریا رنگونی	Ahmad Noor Mohd. Khodpura Jetpur Main Road Kathiawar.	55-0-0
ناصر احمد	چوہدری فضل احمد صاحب کھیرو چیچی ضلع گورداسپور	59-0-0
فضل الرزاق	Anwar Ahmed Kahloon 197 Park 1 St. (Calcutta)	269-0-0
فیض احمد	راجہ ہدایت علی خاں صاحب ڈگری ضلع سیالکوٹ	51-0-0
[illegible]ین الدین	عبدالرحیم صاحب ٹاؤن کمیٹی جان پور ضلع گورداسپور	111-0-0
[illegible]ت اللہ	چوہدری عبدالواحد صاحب کشمیر پبلسٹی آفیسر میکلوڈ روڈ لاہور	94-0-0
امین الرحمن۔مجیب الرحمن	قاضی خلیل الرحمن صاحب سی۔ایس۔ڈی۔او بنگال	14-3-3
سلطان احمد	ڈاکٹر نور احمد صاحب بیلیانوالہ ضلع لائلپور	61-3-3
بشارت احمد	نواب دین صاحب چک 71 ضلع سرگودھا	13-0-0
کریم الدین	کریم الدین محلہ میانہ پورہ سیالکوٹ شہر	110-0-0
[illegible]احمد۔نسیم احمد	خواجہ غلام نبی صاحب جے ۲۵ ماڈل ٹاؤن لاہور	24-0-0
سلیم مبارک حسین	محمد اصغر [illegible] بورا۔ برٹش ایسٹ افریقہ	38-0-0
احمد لاہوری		43-0-0
شفیع احمد بھوپالوی	بقاء اللہ صاحب پرنس بوٹ ہاؤس بھوپال	233-0-0
عبدالباقی۔عبدالمجید	M. Ghulam Samdani Sb. B.A.LL.B Amir Anjuman Ahmadiyya P.O. Brahman Boria (Bengal)	210-0-0
محمد ہارون عیسیٰ	Mohd Isa Sb. Calcutta	45-0-0
محمد انور۔محمد اشرف	بشیر محمد صاحب نیولائٹ شوز سٹور جالندھر شہر	51-0-0
شبیر علی	ڈاکٹر غلام احمد صاحب لیکچرار میڈیکل کالج کراچی	52-0-0
حفیظ الدین حمید الدین	شیخ ظہور الدین صاحب بر مکان ڈاکٹر منظور احمد صاحب دار الفضل	13-0-0
سلیم احمد منشا کلکتی	محمد اسماعیل محمد عمر دہلی والے چنیوٹ	4-0-0
محمد اسلم خورد	Lt. M.S. Sadiq Japan	143-0-0
سعادت علی	دفتر پرائیویٹ سیکرٹری	52-0-0
محمد الیاس۔محمد عباس	محمد ایوب صاحب پٹنہ بہار	22-0-0
خورشید عالم۔مسعود عالم۔مجید عالم	محمد عاشق حسین صاحب مونگھیر (بہار)	167-0-0
شہاب الدین	ضیاء الحق صاحب نمبر ۳ اسٹریٹ اسماعیل بنالی کلکتہ	35-0-0
داؤد احمد بہاری	M. I. Malik Director of Veternry Services Patna, Behar	61-0-0

ہمیں کیا کرنا ہے؟

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے:۔

"ہماری جماعت تو کوئی معمولی جماعت نہیں ہمارا دعویٰ ہے کہ ہماری جماعت زندہ اور بیدار جماعت ہے۔۔۔۔ اگر ہم اب تک بیدار نہیں ہوئے۔ تو وہ کونسی اور چیز ہوگی جو آکر ہمیں بیدار کریگی ہمنے دنیا کے دلوں کو فتح کرنا ہے تو بیداری سے فتح کرنا ہے ہم نے دوسرے لوگوں میں عقل سے کام لینے کا احساس پیدا کرنا ہے محنت اور قربانی کرنیکا احساس پیدا کرنا ہے اور جب ہم ایسا کرینگے کامیاب ہوگئے تبھی ہم خدا کے فضلوں کے وارث ہونگے اور تبھی ہم اسکے فضل کو جذب کر سکینگے"

مالی قربانی کے متعلق حضور کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸/۵/۴۸ نظارت بیت المال کیطرف سے علیحدہ بھی طبع کروا کر جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے اگر کسی جماعت کو یہ خطبہ نہ ملا ہو۔ تو نظارت ہذا سے منگوا سکتی ہے۔

(نظارت المال)

محاذ کشمیر کیلئے فسٹ ایڈ

لائل پور ۱۷ اگست ۔ مشہور قومی کارکن ماسٹر مبارک علی فسٹ ایڈ سے متعلق کافی سامان لے کر آزاد کشمیر کے محاذ جنگ پر جانے والے ہیں ماسٹر صاحب اور ان کے ساتھی محاذ جنگ پر زخمیوں کی مرہم پٹی کی خدمات سرانجام دیں گے۔

ماسٹر مبارک علی کچھ عرصہ قبل تراڑکھل گئے تھے اور سردار محمد ابراہیم آزاد کشمیر گورنمنٹ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی خدمات پیش کی تھیں۔ سردار صاحب نے قبول فرماتے ہوئے اظہار خوشنودی کیا تھا اور فرمایا تھا کہ زندہ دلان پنجاب کی خدمات وامداد کو اہل ریاست کبھی نہ بھول سکیں گے (سلیکٹی آفس آزاد کشمیر گورنمنٹ)

یوم آزادی پر قاسم رضوی کی تقریر اور غداروں کے غلط پروپیگنڈہ سے محتاط رہنے کی اپیل

حیدرآباد ۱۷ اگست ۔ یوم آزادی کے موقعہ پر ایک بھاری جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سید قاسم رضوی نے ہندوستان پاکستان اور حیدرآباد کو انگریز کے چنگل سے چھٹکارا پانے پر مبارکباد دی۔ انہوں نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ ہندوستان آزادی کی نعمت سے ناجائز فائدے اٹھانے کی کوشش میں ہے۔ حیدرآباد کی سیاسی انجمنوں کا ذکر کرتے ہوئے سید قاسم رضوی نے کہا کہ بعض لوگ حکومت حیدرآباد کو موجودہ صورت حالات کا ذمہ وار ٹھہراتے ہیں۔ لوگوں کو حکومت کی کارگذاریوں پر تنقید کرنے کا حق ہے لیکن انہیں غداروں کے غلط پروپیگنڈا سے بھی محتاط رہنا چاہیئے۔ انہوں نے آخر میں کہا کہ حیدرآباد کے بعض سرکردہ آدمی حکومت ہند کی شہ پر حیدرآبادی عوام کو غلط راہ پر چلانے کی سعی کر رہے ہیں لیکن ہندوستانی حکومت کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ اس کی ان چالوں سے حیدرآباد کی آزادی وخود مختاری پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

برطانیہ کے زرعی طریقوں کی تعریف

لندن ۱۷ اگست آسٹریلیا کے کسانوں کی ایک پارٹی چھ ہفتوں کے لئے برطانیہ کی زرعی سرگرمیوں کا مطالعہ کرنے کے بعد اب آسٹریلیا واپس جا رہی ہے۔ اس پارٹی کے ارکان نے برطانیہ کے زرعی طریقوں کی بہت تعریف کی ہے برطانیہ میں ۳۔ ایکڑ پیداوار کی زیادہ مقدار نے ان کسان سیاحوں کو بہت زیادہ متاثر کیا (ر۔ ب۔ ا۔ ایس)

بی۔ اے کا نتیجہ

لاہور ۱۷ اگست لاہور میں اعلان ہوا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کے بی۔ اے کا نتیجہ بدھ کے روز منظر عام پر آئیگا۔ یہ امتحان امسال مئی میں ہوا تھا۔

راولپنڈی میں سینکڑوں مکانات گر گئے بھاری جانی نقصان

لاہور ۱۷ اگست ۔ راولپنڈی کے ریلوے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ اطلاع دیتے ہیں کہ سیلاب کی وجہ سے ملکوال، گولیوار اور ڈھک اور سیلا کے مابین ریل کی لائن ٹوٹ جانے کی وجہ سے ملکوال کھیوڑہ اور خوشاب کے درمیان گاڑیاں بند کر دی گئی ہیں۔ گذشتہ ہفتہ کے دوران میں راولپنڈی میں شدید بارشوں کے سبب بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ شہری اور دیہاتی علاقوں میں سینکڑوں مکانات گر گئے ہیں اور ان کے نیچے متعدد اشخاص دب کر ہلاک ہو گئے اور ایک بڑی تعداد زخمی ہوئی۔ راولپنڈی سے مری جانے والی سڑک مری سے ۳ میل کے فاصلہ پر ایک میل کی لمبائی میں ٹوٹ گئی ہے یہ شگاف آج سے دو سال پہلے کے شگاف سے بہت بڑا ہے۔ آمد و رفت دریائی کشتیوں کے ذریعے ہو سکتی ہے۔ سڑک کی مرمت دو ہفتہ سے پہلے نہیں ہو سکتی۔

ایک اور خبر ہے کہ سوہاوہ، چکوال ریلوے لائن بھی ڈومن کے مقام پر ٹوٹ گئی ہے۔

یوگوسلاویہ کی شدید اقتصادی ناکہ بندی کی تیاریاں

لندن ۱۷ اگست ۔ مشرقی یورپ سے آمدہ اطلاعات اس خطرہ کو نمایاں کر رہی ہیں۔ کہ روس کی طرف سے مارشل ٹیٹو کے تخت کو الٹنے کی شدید جدوجہد شروع ہونے والی ہے۔ اس سلسلے میں کہا جاتا ہے کہ روس اور اس کے حواری ریاستوں کی طرف سے یوگوسلاویہ کی شدید اقتصادی ناکہ بندی کا زبردست خطرہ ہے۔ البانیہ کی طرف سے حال ہی میں یوگوسلاویہ سے موجودہ اقتصادی معاہدات کی مذمت کی گئی ہے۔ اس طرح کی کاروائی کی دیگر ریاستوں کی طرف سے بھی توقع ہے چیکوسلاویکیہ پہلے ہی یوگوسلاویہ سے تجارت پر کنٹرول سخت تو کر چکا ہے۔

اس نوعیت کی کاروائیوں کو نافرمان یوگوسلاویہ پر سیاسی دباؤ سمجھا جاتا ہے۔

ریاست بہاولپور میں پاکستان کی پہلی سالگرہ

بہاولپور ۱۷ اگست ۔ اطلاع ملی ہے کہ ریاستی مسلم لیگ کے زیر اہتمام ریاست بہاولپور میں یوم استقلال جوش وخروش سے منایا گیا۔ اس موقعہ پر جلسے ہوئے جلوس نکالے گئے اور مہاجرین وغرباء میں خیرات بانٹی گئی۔

کراچی اور ڈھاکہ میں بے تار برقی کا براہ راست رابطہ

کراچی ۱۷ اگست ۔ معلوم ہوا ہے کہ جلد ہی کراچی کا مملکت پاکستان کے مشرقی بازو کے دارالحکومت ڈھاکہ سے بے تار برقی کا براہ راست رابطہ قائم ہو جائے گا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ وائرلیس کا سامان اعلیٰ پیمانے پر ڈھاکہ میں نصب کر دیا گیا ہے۔ اور پیغام رسانی کے تجربات کئے جا رہے ہیں ان دنوں مشرقی پاکستان سے مغربی پاکستان کو تاریں وغیرہ چٹاگانگ کے راستے سے آتی ہیں۔ اس طرح ان کے پہنچنے میں بہت دیر ہو جاتی ہے۔

نظام حیدرآباد کا محفوظ سونا

کراچی ۱۷ اگست ۔ برطانوی ہائی کمشنر کی توجہ ایک مضمون کی طرف مبذول کرائی گئی۔ جو ۷ اگست کے "ڈان" میں کسی شخص مسٹر زیدی کی اہی ہنگر کی طرف سے شائع ہوا ہے اس میں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ برطانوی حکومت اور ہندوستانی حکومت نظام حیدرآباد کے محفوظ سونے پر قبضہ کر لینا چاہتی ہیں۔ اور اسلئے نظام کیخلاف لڑائی شروع کرنے کیلئے اپنا سامان تیار کر رہی ہے یہ الزامات قطعاً بے بنیاد ہیں

وادی لداخ کی عظیم ترین ہندوستانی چھاؤنی پر مجاہدین کا قبضہ

تراڑکھل ۱۷ اگست ۔ آزاد کشمیر گورنمنٹ کی وزارت دفاع کا ایک اعلان مظہر ہے:۔ مجاہدین نے وادی لداخ میں مضبوط ہندوستانی چھاؤنی سکاردو پر قبضہ کر لیا ہے۔ تمام ہندوستانی قلعہ گیر فوج نے جس میں ایک کرنل چار کیپٹن اور تین لفٹننٹ شامل ہیں۔ اپنا اسلحہ اور گولہ بارود اور سامان آزاد کشمیر فوج کے حوالے کر دیا۔ اس طرح سب سے بڑی ہندوستانی جیرکی کا محاصرہ ختم ہو گیا۔

اعلان میں مزید بتایا گیا ہے سکاردو چھاؤنی سطح سمندر سے ۸ ہزار فٹ بلند ہے دشمن فوج آزاد کشمیر کے مورچوں کو توڑنے میں ناکام رہی۔ اور اس نے ہتھیار ڈال دئے۔ عظیم المقدار گولہ بارود اور سامان مجاہدین کے ہاتھ آیا۔

والٹن کیمپ میں جشن استقلال

لاہور ۱۷ اگست جشن استقلال کے موقع پر والٹن کیمپ کے مہاجرین نے نہایت دلچسپ پروگرام منایا کیمپ کے ۳۰۰ نوجوان نہایت چست لباس میں سلامی دیتے ہوئے گذرے بیگم سلمی تصدق حسین ایم۔ ایل۔ اے نے سلامی لی۔ اور جواب میں نہایت برجستہ تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مہاجرین کی ہمت اور ان کا استقلال قابل داد ہے ساتھ ہی توقع ظاہر کی کہ آئندہ بھی مہاجر بھائی پاکستان کے اچھے شہری بننے کیلئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔

اب محاذ کشمیر کی فتح چند دنوں کی بات ہے

تراڑکھل ۱۷ اگست ۔ چودھری غلام عباس سربراہ آزاد کشمیر گورنمنٹ نے جو کل محاذ کشمیر پر گئے تھے۔ دورہ کے بعد جشن استقلال پاکستان پر مجاہدین کشمیر کو ایک پیغام دیا ہے۔ جس میں آپ نے فرمایا ہے۔ اب محاذ کشمیر کی فتح چند دنوں کی بات ہے۔ یہ فتح خواہ میدان جنگ میں حاصل ہو یا آزاد استصواب رائے شماری کے ذریعے سے۔

شاہ عالمی دروازہ کے اندر مکان گر جانے سے ۱۳۔ آدمی ہلاک

لاہور ۱۷ اگست ۔ لگاتار بارشوں کی وجہ سے کل رات شاہ عالمی دروازہ دیچھو والی گلی کوچہ تیلیاں میں ایک مکان گر گیا۔ جس میں دب کر ۱۳۔ اشخاص ہلاک ہو گئے ان میں ۴ عورتیں اور ۲ بچے بھی تھے ۳ زخمی میو ہسپتال میں پڑے ہیں۔

سیلاب زدگان سندھ کے لئے مزید ۱۰ لاکھ روپیہ

کراچی ۱۷ اگست ۔ پاکستان گورنمنٹ نے سیلاب زدگان سندھ کی امداد کیلئے ۱۰ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے یہ رقم اس پانچ لاکھ روپیہ کے علاوہ ہے۔ جو قائداعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان نے اپنے ریلیف فنڈ سے منظور فرمائی ہے۔ سندھ میں سیلاب نے نازک صورت اختیار کر لی ہے۔ چاول پیدا کرنے والے علاقوں کے لئے زیادہ خطرہ ہے۔

ہلاک ہونے والوں کے لواحقین نے آج کل جلوس کی شکل میں جنازہ نکالا جسمیں تقریباً ۵۰۰ آدمی شامل تھے جلوس نے لاہور کارپوریشن کے دفاتر کے سامنے مظاہرہ کیا۔ اور دفتر میں گھس کر عمارت فرنیچر اور سامان کو نقصان پہنچایا لاہور میں پچھلے دنوں مکان گرنے کے کئی حادثے ہوئے ہیں۔ پانچ روز ہوئے۔ دیال سنگھ کالج کے قریب ایک مکان گر گیا تھا۔ جس سے ۵ آدمی ہلاک ہو گئے تھے۔